مشمولہ II

جدید تعلیمی پالیسی کے نظریات

ثانوی تعلیم

1۔ ابتدائی تعلیم میں بہتر نتائج کو یقینی بنانے کے اقدامات

اس شعبے میں نتائج سے متعلق تجاویز

مدرسے کے تحت ابتدائی تعلیم (جماعتِ اول تا جماعت ہشتم) کی مدت کو مدرسے کے تحت لازمی تعلیم کی مدت کے طور پر مانا جاتا ہے۔ تعلیم کو ایک بنیادی حق کے طور پر آگے بڑھانے کے لیے دستوری ترمیم بھی کی گئی ہے۔

1۔ ابتدائی تعلیم کا مقصد بچے میں پڑھنے، لکھنے اور ریاضی کے بنیادی اصولوں کو ذہن نشین کرنا ہے۔ یہ صلاحیت آگے چل کر ابتدائی اسکولی تعلیم کے اختتام تک سائنس اور سماجی علم کی جانب تعلیم کو مختلف شعبوں میں بانٹنے کی ابتدا ہے۔ یہ مدت بچے کے 8 سال کے دوران ذہنی صلاحیتوں کو فروغ دینے، سوچ بچار کی صلاحیت پیدا کرنے، ذہانت کو بڑھانے، سماجی مطلوبہ مہارت کو پیدا کرنے کے علاوہ روزگار کے مقامات پر ضروری تعمیری انداز اور طرزِ عمل کی مہارت پیدا کرتی ہے۔ آپ کی رائے میں ہم اس مقصد کو پانے کے لیے کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں؟

2۔ ثانوی تعلیم کے لیے بچوں کو تیار کرنے کے سلسلے میں ابتدائی تعلیم کے مقصد کی تکمیل میں کہاں تک کامیابی ملی ہے؟

3۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ تعلیمی ماحول کو بہتر بنانے کے لیے مادی وسائل (مقام، عمارت، فرنیچر، ٹائلٹ وغیرہ) اور نفسیاتی وسائل (معیاری تعلیم کے اقدار، سماجی انصاف اور تہذیبی تنوع کے علاوہ بچوں کے حقوق کو یقینی بنانے کے امور) ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ یہ عوامل بچے کے سیکھنے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ آپ کے خیال میں ہمارے مدارس کے اندر تعلیمی معیار کو مزید بہتر کرنے کے لیے اور کیا کچھ کیا جاسکتا ہے؟

4۔ حقِ تعلیم کے قانون کے مطابق مدرسے میں شریک کیے گئے کسی بچے کو جماعت میں ناکام نہیں قرار دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اسے اسی جماعت میں روکا جاسکتا ہے۔ تعلیمی پالیسی کے تحت بچوں کی تعلیم پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں؟

5۔ آپ کی نظر میں اساتذہ کی جانب سے کونسے تدریسی طریقے اپنائے جائیں کہ بچہ بہتر طور پر سیکھ سکے؟

6۔ دوپہر کے کھانے کی اسکیم کے سبب مدرسوں میں بچوں کو شریک کرنے اور انھیں مدرسے میں برقرار رکھنے کے علاوہ ان کی صحت میں بھی بہتری پیدا ہوئی ہے۔ اس اسکیم پر اور موثر طریقے سے عمل آوری کے لیے کیا کچھ کیا جاسکتا ہے؟

7۔ اسکولی تعلیم کے معیار کی بہتری کے لیے کمیونٹی کی شراکت داری بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ آر ٹی ای کے قانون کے مطابق تمام مدرسوں

کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسکول مینجمنٹ کمیٹی تشکیل دیں جس میں مقامی با اثر افراد اور والدین و اولیا شامل کیے جائیں۔ تشکیل شدہ SMCs سے توقع کی جائے گی کہ وہ اسکول کے روزانہ کے کام کاج پر نظر رکھیں اور اسکول ڈیولپمنٹ پلان کو تیار کرتے ہوئے عمل آوری کو یقینی بنائیں۔ علاوہ ازیں یہ کمیٹی فنڈز کے استعمال اور دیگر امور کی بھی نگرانی کرے گی۔ بچوں میں سیکھنے کی جستجو کو پروان چڑھانے کے لیے مدرسے میں مقامی افراد کی شراکت داری کو کیسے مستحکم کیا جا سکتا ہے؟

8۔ ایک فرد کی زندگی میں بچپن کا ابتدائی دور ہی ان مٹ نقوش چھوڑتا ہے۔ جسمانی نشو و نما بھی اسی دور میں بہت تیزی سے ہوتی ہے۔ اس مرحلے پر بچے کو زیادہ سے زیادہ تجربات بہم پہنچانے سے اچھے نتائج برامد ہوں گے۔ زندگی کے کسی اور مرحلے پر بچے کو اتنا فائدہ اپنے ماحول سے نہیں پہنچے گا جتنا کہ بچپن کے ابتدائی دور پر پہنچ سکتا ہے۔

اس سلسلے میں بچپن کے ابتدائی دور کی نگہداشت اور تربیت (ماقبل ابتدائی تعلیم) ابتدائی تعلیم کے مقاصد کے حصول کے لیے ایک آزمودہ وسیلہ ہوتی ہیں۔ اس دور میں بچے کو مدرسے کے سلسلے میں آمادہ کیا جاتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر اس دوران بچے کو زبان دانی، ضروری مہارتوں اور دیگر نظریات سے واقف کروایا جاتا ہے جو آگے چل کر اسے لکھنے پڑھنے اور ابتدائی درجات میں ریاضی کی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مددگار ہوتی ہے۔ ایک بچہ جو کہ ECCE کے تحت شامل کیا جاتا ہے مدرسے کی رسمی تعلیم کے لیے اپنے آپ کو تیار محسوس کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اسے ابتدائی مدرسے میں بہتر ماحول فراہم ہوتا ہے اور ابتدائی جماعتوں سے ہی اسے اچھی بنیاد حاصل ہوتی ہے۔

ECCE کے پروگراموں سے اسے سرکاری، غیر سرکاری (رضاکارانہ تنظیموں) اور خانگی ایجنسیوں کی مختلف النوع خدمات کے سلسلے میں ہمہ جہتی حاصل ہوتی ہے لیکن ان پروگراموں کا احاطہ کرنا آسان نہیں ہے اور یہ کہ ان ایجنسیوں کی فراہم کی جانے والی خدمات الگ الگ ہوتی ہیں۔ (اسے ایک حوالہ جاتی امر کے طور پر رکھا جائے گا)

ہم کس طرح تمام بچوں کو ماقبل ابتدائی معیاری تعلیم فراہم کر سکتے ہیں؟

2۔ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم تک پہنچ

غور طلب امور

1۔ ثانوی مرحلے تک ہمارے ہاں لازمی تعلیم کا نظام تشکیل دیا گیا ہے۔ موجودہ حالات میں ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی طلب میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ کیا ہمیں ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم تک اسے لازمی کر دینا ضروری ہوگا؟ کیوں؟

2۔ 15 تا 18 سال کی عمر کے تمام بچوں کے لیے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم فراہم کرنے کے لیے ہمیں کونسے طریقے اپنانے کی ضرورت ہے؟ (دوبدو، کھلا فاصلاتی طریقۂ تعلیم، آئی سی ٹی موڈ) وغیرہ۔

3۔ (i) پہنچ (ii) مساویانہ شراکت داری (iii) بنیادی سہولتیں اور (iv) درس و تدریس کے عمل کے سلسلے میں ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیمی نظام کو مزید بہتر بنانے کے لیے تجاویز پیش کیجیے۔

4۔ آج تک ہم اپنے بچوں کو دسویں جماعت تک تعلیم پہنچاتے رہے ہیں۔ کیا ہم اب ثانوی مرحلے سے آگے ان کے لیے ان کے اپنے پسندیدہ مضامین کی خصوصی تعلیم فراہم کر سکتے ہیں؟

5۔ راشٹرایہ مدھیامیکاشکھشا ابھیان (RMSA) کا قیام ثانوی تعلیم کے شعبے کو عالمیانے کے مقاصد کی تکمیل کے لیے عمل میں لایا گیا۔ اس کے باوجود 14 تا 16 کے گروپ کے دو کروڑ بچے آج بھی مدرسے میں شریک نہیں ہیں۔ دسویں/ بارھویں جماعتوں تک بچوں کی صدفی صد شرکت اور انھیں قائم رکھنے کے لیے کیا قدم اٹھائے جاسکتے ہیں؟

6۔ تعلیم بالغان، صحت اور کھیل کود سے متعلق تربیت کو موثر بنانے اور ثانوی سطح پر کونسلنگ کے لیے تجاویز پیش کیجیے۔

7۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ساری ریاست میں اسکولی تعلیم کے لیے نصاب کو یکساں کر دیا جائے؟ اگر آپ کا جواب ہاں ہو تو ایسا کس سطح پر کیا جائے گا؟

8۔ کیا موجودہ حالات میں اسکولی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کے مابین کوئی تعلق اور نسبت پائی جاتی ہے؟ اگر نہیں تو ایسے تعلق کو پیدا کرنے اور متعلقہ امور کو مربوط کرنے کے لیے اپ کونسی تجاویز پیش کریں گے؟

9۔ ثانوی سطح پر سیمسٹر کا نظام کیوں کر موزوں ہوسکتا ہے جہاں تعلیمی مواد کو ثانوی سطح پر حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے؟

10۔ RMSA کے تحت ثانوی مدارس میں اسکول ڈیولپمنٹ مینجمنٹ کمٹی (SDMC) تشکیل دی جاتی ہے۔ آپ کی نظر میں یہ کمیٹیاں کس حد تک کارکرد ہیں؟ اور یہ کہ SDMCs کو کس طرح موثر کیا جاسکتا ہے؟

11۔ اعلیٰ ثانوی سطح پر سماجی سائنس کے مضامین میں داخلے کی طلب میں کمی کی وجوہات کیا ہیں؟ کیا وجوہات ہیں کہ متعدد مدارس اپنی سطح پر یہ مضامین نہیں پڑھاتے؟

12۔ جماعت میں بچے کو نہ روکنے کی پالیسی اور ابتدائی سطح پر CCE کے طریقۂ کار سے بچوں کی تدریس کے معیار پر کیا اثر پڑا ہے؟

3۔ پیشہ ورانہ تعلیم کو موثر بنانے کے اقدامات

پیشہ ورانہ تعلیم کو موثر بنانے کے سلسلے کے نکات

1۔ کس مرحلے پر پیشہ ورانہ ہنرمندی کی تربیت شروع کی جائے؟

2۔ ہمارے ملک میں پیشہ ورانہ تربیت کے مختلف طریقے رائج ہیں جیسے ثانوی تعلیم سطح پر پالی ٹیکنیک اور آئی ٹی آئی وغیرہ کی ٹریننگ کے کورسس ہیں۔ ہماری نظر میں کونسا طریقہ زیادہ سودمند اور موزوں ہوگا؟ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کے مدرسوں میں ہنرمندی سے متعلق کورسس کے لیے آپ کی تجاویز کیا ہیں؟ ماقبل اسکول مرحلے پر مسائل کو حل کرنے، ان کا تنقیدی جائزہ لینے اور فیصلہ سازی کی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے اقدامات ضروری ہیں؟ ان مضامین کو پیشہ ورانہ مضامین سے مربوط کرنے کے لیے کیا کیا جاسکتا ہے؟

4۔ ملٹی انٹری اور ملٹی اکزٹ سہولتوں کی فراہمی کے ساتھ ماڈیولر پیشہ ورانہ کورسس کو رائج کرنے کے لیے طریقۂ کار کو کس طرح لچک دار

بنایا جاسکتا ہے۔

5۔ اسکول کی سطح ہی سے پیشہ ورانہ کورسس کو رائج کرنے کے سلسلے میں کریڈٹ ایکومیولیشن اینڈ ٹرانسفر کے لیے کیا طریقے ہونے چاہئیں؟

6۔ پیشہ ورانہ کورسس میں استعدادوں کا تخمینہ کس طرح کیا جاسکتا ہے؟ (بعض طریقے ٹیچر کو اہمیت دے کر جب کہ بعض صنعتی ضرورتوں کو اہمیت دے کر رائج کیے گئے ہیں جو مقامی سطح پر، ریاستی سطح پر، مرکزی سطح پر اور بین الاقوامی سطح پر مربوط ہیں) اس سلسلے میں سرٹیفکیشن کا طریقہ کار کیا ہونا چاہیے؟

7۔ پیشہ ورانہ تعلیم کے فراہم کنندے کون ہوں گے؟ اسکولی سطح پر ہوں یا صنعتی یا اداراجاتی سطح پر ہوں اور یہ کہ اس مقصد کے لیے کسی بھی مسلمہ مرکز کی طرف سے ہو؟ اس سلسلے میں صنعتی ادارے کی ذمہ داری غور طلب ہوگی؟

8۔ کیا پیشہ ورانہ تعلیم رہنر مندی کے فروغ کا مقصد سبھی میں ایسی صلاحیت کی پالیسی ہے؟ تو ایسی صورت میں خالص تعلیمی شعبے کے لیے کیا حکمتِ عملی ہونی چاہیے؟ اور یہ کہ خصوصی توجہ کے مستحق افراد کو اس پالیسی سے خارج کرنے کیا طریقے ہوں گے؟ علاوہ ازیں لڑکیوں، ایس سی، ایس ٹی اور اقلیتوں کے لیے پیشہ ورانہ مہارت کیوں کر فراہم کی جائے؟

9۔ مختلف ووکیشنل کورسس کے لیے ہمارے ہاں مطلوب اساتذہ کی کمی پائی جاتی ہے؟ اس سلسلے میں خلا کو پر کرنے کے لیے اساتذہ کو کن خطوط پر تیار کیا جائے گا؟ کیا ٹریننگ کی تمام سطحوں پر ووکیشنل ٹیچرس کا ٹریننگ پروگرام بھی ٹیچر ایجوکیشن پروگرام کے ساتھ مربوط کیا جاسکتا ہے؟ اگر ہاں تو کس طرح؟

10۔ ہمارے ہاں اعلیٰ ثانوی مرحلے پر نیشنل اسکل کوالی فکیشن فریم ورک پر پیشہ ورانہ تعلیم کی اسکیمات کے ساتھ عمل آوری کی جارہی ہے۔ دونوں پر موثر عمل آوری کے لیے آپ کی کیا تجاویز ہیں؟

11۔ کیا ملک کو پیشہ ورانہ تعلیم پر نیشنل سسٹم آف ڈیٹا کی ضرورت ہے؟ اگر جواب ہاں ہو تو آپ کی نظر میں ایسے کسی طریقۂ کار کے قیام کے لیے تجاویز پیش کیجیے۔

4۔ مدارس کے امتحانی نظام میں اصلاحات

1۔ RTE Act 2009 کے تحت ابتدائی مرحلے ہی پر CCE کی سفارش کی گئی ہے۔ ریاست رمرکزی زیر انتظام علاقوں میں اس طریقے پر کس حد تک عمل آوری کی گئی ہے؟ موثر عمل آوری کے سلسلے میں کیا امور پیش نظر رکھے جائیں؟

2۔ کس طرح CCE کی مدد سے اساتذہ کے مابین درس و تدریس کو بہتر بنایا جاسکتا ہے؟

3۔ کس حد تک فری سروس اور اِن سروس ٹیچر ایجوکیشن پروگرامس میں CCE کی تفہیم کی گنجائش رکھی گئی ہے؟

4۔ اسکولی تعلیم کے دوران وسیع تر تدریسی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے CCE طریقے کے علاوہ کونسے دیگر طریقے اپنائے جاسکتے ہیں؟

5۔ ماضی میں امتحانی اصلاحات کے مختلف طریقوں پرعمل آوری کی جاتی رہی۔(مثلاً سوالات کا طریقۂ کار، امتحانات کے وقفے میں لچک، اوپن بک اگزام وغیرہ) تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے لیے آپ نئی اصلاحات کیا پیش کریں گے؟

6۔ RTE کے تحت آٹھویں جماعت تک کوئی بیرونی/سرکاری امتحان نہیں ہوگا۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس طریقے کو دسویں جماعت تک توسیع دی جائے؟ ہاں یا نہ دونوں ضرورتوں میں وضاحت کیجیے۔

7۔ نصاب کو فروغ دینے اور امتحانات کے انعقاد کے لیے ابتدائی، وسطانوی اور ثانوی سطحوں پر مختلف ایجنیاں کام کررہی ہیں۔تعلیمی نظام کو مستحکم کرنے کے لیےان ایجنسیوں کے مابین ربط وتعلق کس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے؟

5۔ بہتر اساتذہ کے لیے ٹیچر ایجوکیشن میں انقلاب

1۔ پالیسی دستاویزات اور تحقیق کاروں کے مطابق ہمیں ایسے اساتذہ تیار کرنے کی ضرورت ہے جو وقت کے تقاضے سے ہم آہنگ ہوں۔ثانوی نظام تعلیم میں اس مسئلے کو ہم نے کہاں تک حل کیا ہے۔مقصد کی تکمیل کے لیے اپنی تجاویز پیش کیجیے۔

2۔ ایک استاد کی خصوصیات کیا ہونی چاہئیں؟

3۔ بہتر اساتذہ کو تیار کرنے میں کیا مشکلات حائل ہیں؟

4۔ تدریس کے پیشے کے مقابلے میں ہمارے نوجوان دیگر پیشے اپناتے ہیں۔درس وتدریس کے تحفظ کے لیے بعض باصلاحیت افراد کو راغب کرنے کے مقصد سے تجاویز رکھیے۔

5۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ان سروس ٹریننگ پروگراموں کی اکثریت اساتذہ کی ضرورتوں کی بنیاد پر رکھی گئی ہے۔(induction پروگراموں کے بشمول اگر آپ کا جواب ہاں تو چند مثالیں دیجیے۔اگر نہیں تو موجودہ پروگراموں کو کس طرح مستحکم کیا جاسکتا ہے؟

6۔ زیادہ تر ان سروس ٹریننگ پروگام cascade model کے طریقے کے تحت دوبدو منعقد کیے جاتے ہیں۔(اہم ریسورس پرسن۔ماسٹر ٹرینرس، ماسٹر ٹرینر۔ٹیچرس) سلسلہ اور تواتر کی بنیاد پر تمام اساتذہ کی پیشہ ورانہ صلاحیت کو فروغ دینے کے لیے دیگر عوامل کیا ہیں؟

7۔ اساتذہ کی غیر حاضری کے مسئلے کو کس طرح حل کیا جاسکتا ہے؟

8۔ ہم جانتے ہیں کہ ٹیچر ایجوکیشن کے اداروں کی بہتر کارکردگی کو یقینی بنانے کا ہمارے ہاں پہلے ہی سے ایک طریقہ کار ہے۔اس کے باوجود اساتذہ کی تیاری کے معیار کا کام اطمینان بخش نہیں ہے۔اس سلسلے میں ٹیچر ایجوکیشن کے اداروں خاص طور پر خانگی اداروں کے معیار کو کس طرح بہتر بنایا جائے گا؟

9۔ اساتذہ کو زیادہ جواب دہ بنانے کے لیے انھیں کیوں کر آمادہ کیا جاسکتا ہے؟

10۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ٹیچر ایجوکیشن ادارے کچھ اس طرح کام کرتے ہیں کہ اسکولوں سے ان کا تعلق نہیں ہوتا اور نہ ہی متعلقہ ایجنسیوں سے یہ ادارے ربط ضبط رکھتے ہیں۔ٹیچر ایجوکیشن کے بہتر معیار کے سلسلے میں ان اداروں کے مابین ربط وتعلق کو کس طرح یقینی بنانا چاہیے؟

11۔ معیاری اساتذہ کا انحصار معیاری ٹیچرس ایجوکیٹرس پر ہوتا ہے۔ ٹیچر ایڈوکیٹرس کو بہتر کرنے کے لیے اپنی تجاویز پیش کیجیے۔

6۔ خواتین، ایس سی، ایس ٹی اور اقلیتوں میں تعلیم بالغان اور نیشنل اوپن اسکولنگ سسٹم کے امور پر توجہ دیتے ہوئے دیہی علاقوں میں خواندگی کی رفتار کو تیز کرنے کا کام

یہ موضوع NCERT کے تحت نہیں ہے۔ یہ مسئلہ نیشنل اوپن اسکولنگ سے تعلق رکھتا ہے۔

7۔ اسکول اور تعلیم بالغان کے لیے انفارمیش اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی کے سسٹم کا فروغ

مدرسے میں انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی سسٹم کا فروغ

اس شعبے کے لیے غور طلب امور

<u>بنیادی سوال</u>

1۔ ICTs کو بروئے کار لاتے ہوئے ہمارے ہاں انفراسٹرکچر کو مستحکم کرنے، اسے فروغ دینے اور اس عمل آور کرنے، اس کے معیار کو بلند کرنے کے لیے اسکولی تعلیم کے نظام میں طلبہ کی برقراری اور شراکت داری کے سلسلے میں کیا موزوں پالیسی موجود ہے اور کیا اس عمل آوری کی جارہی ہے؟

خصوصی توجہ طلب سوالات

1۔ ثانوی نصاب میں ICT پالیسی اور ICT کے انٹی گریشن کا مقصد کیا ہے؟

2۔ تعلیم میں کیا ICT کا مقصد سماجی، معاشی اور جغرافیائی و سیاسی عوامل کو حاصل کرنا ہے؟

3۔ کیا ICT کے جامع منصوبے سے ICT سے متعلق انفراسٹرکچر، MIS کے قیام اور دیکھ بھال، نصاب کے فروغ کے طریقے، تعلیمی امور کے تنوع، اساتذہ میں ICT کی استعدادوں کے علاوہ متعلقہ پیشہ وروں میں ایسی استعدادوں کے فروغ کا جائزہ لیا گیا ہے؟

4۔ کیا طلبہ اور اساتذہ کے لیے کوئی ICT کا نصاب/معیارات وضع کیے گئے ہیں؟

5۔ کیا اسکولی تعلیمی نظام میں اوپن ایجوکیشنل ریسورس (OER) کے فروغ اور استعمال، اوپن کورس ویر (OCW)، لرننگ مینجمنٹ سسٹم (LMS) اور لرننگ اینڈ کنٹنٹ مینجمنٹ سسٹم (LCMS) اور ویب ٹول کی ضرورتوں کی تکمیل کی گئی ہے؟

6۔ کس طرح اساتذہ اور طلبہ ICTs کا استعمال کرتے ہیں۔ (a) درس و تدریس کے لیے مددگار (b) تدریس کی تیاری اور خود استعدادی صلاحیتوں کا فروغ۔

7۔ کیا دستیاب انفرا اسٹرکچر مطلوبہ معیار کے مطابق ہے (لیباریٹری، طریقے، برقی سربراہی، انٹرنیٹ وغیرہ) اور کیا انھیں تعلیمی کیلنڈر کے کاموں سے مربوط اور منظم کیا گیا ہے؟

8۔ کس طرح آئی سی ٹی کے کاموں کو یک جا کیا جائے کہ طلبہ/استعمال کنندوں کے مختلف گروپس کی ضرورتوں کی تکمیل ہو سکے۔

8۔ ثانوی نظامِ تعلیم میں معلومات، اساتذہ کے طریقۂ تدریس اور سوشیل سائنس، سائنس، ریاضی اور ٹکنالوجی کی تدریس کے طریقوں کو کس طرح بہتر بنایا جائے کہ طلبہ میں مطلبہ صلاحیتیں پیدا کی جاسکیں؟

سائنس اور حساب

اس شعبے میں توجہ طلب سوالات اور امور

1۔ کیا دسویں جماعت تک سائنس کے نصاب کو یک جا رکھنے کے جاریہ طریقے کو قائم رکھا جائے؟

سوشیل سائنس کے لیے بھی ایسا ہی بیان...............................

2۔ کونسی جماعت سے طلبہ کو یہ آزادی دی جائے کہ وہ اپنی دل چسپی کے مطابق مضمون وغیرہ منتخب کر سکیں؟

3۔ کس جماعت سے سائنس اور ریاضی میں لیباریٹری کے کاموں کی رسمی شروعات موزوں ہوگی؟

4۔ درس و تدریس کے عمل کو مستحکم کرنے ICT اور دیگر ٹکنالوجی کو کس حد تک بروئے کار لایا جاسکتا ہے؟

5۔ مدرسوں میں درس و تدریس کو وسیع تر کرتے ہوئے اسے دل چسپ بنانے کے لیے معلومات کو یک جا کرنے میں کمیونٹی کس حد تک مدد کر سکتی ہے؟

6۔ طلب علم کو مرکزیت دیتے ہوئے درس و تدریس کے کونسے طریقے مددگار رہوں گے؟ سائنس، ریاضی اور سوشیل سائنس کے علوم کو فروغ دینے میں سوالات کرنے اور مباحثہ کرنے کا طریقہ کس طرح ممد و معاون ہوگا؟

7۔ کیا آپ سائنس، ریاضی اور سماجی علوم کے موجودہ امتحانی طریقے سے مطمئن ہیں؟ اگر نہیں تو اس سلسلے میں بہتری کے لیے کیا کیا جانا چاہیے۔

سوشیل سائنس

9۔ اسکول اسٹنڈرڈ، اسکول اسسمنٹ اینڈ اسکول مینجمنٹ سسٹم

یہ موضوع NUEPA سے تعلق رکھتا ہے۔

10۔ خصوصی توجہ کے مستحق لڑکیوں، ایس سی، ایس ٹی، اقلیتی بچوں کے لیے جامع تعلیم کی فراہمی

1۔ کمرۂ جماعت میں تنوع اور خصوصی توجہ کے مستحق بچوں کے سبب پیدا ہونے والے مسئلوں کے حل کے لیے کونسی صلاحیتیں بہم پہنچائی جائیں؟

2۔ آپ اس بات کو کیسے یقینی بنائیں گے کہ عام طور پر طلبہ کے مابین خصوصی طور پر ایس سی، ایس ٹی، اقلیتی طلبہ/لڑکیوں پر زیادتیوں، ان پر تشدد، جنسی زیادتی، امتیاز اور ایسے ہی مسائل سے انھیں تحفظ فراہم کرنے کن امور کو یقینی بنایا جائے؟

3۔ لڑکیوں میں خصوصی توجہ کے مستحق طلبہ کے علاوہ ایس سی، ایس ٹی اور اقلیتی طلبہ کے بشمول کمرۂ جماعت کے مختلف گروپ میں درس و تدریس کو معیاری بنانے کے لیے آپ کیا تجاویز پیش کریں گے؟

4۔ CWSN، لڑکیوں، ایس سی، ایس ٹی اور اقلیتی بچوں کے بشمول تمام طلبہ کی ضرورتوں کے پیش نظر نصاب کی تدوین کے لیے آپ کیا مشورہ دیں گے؟

5۔ مدرسے میں بچوں کی تعداد کو برقرار رکھنے، نئے طلبہ کو شریک کرنے اور لڑکیوں کے علاہ ایس سی، ایس ٹی اور اقلیتی طلبہ کے سلسلے میں کیا اقدامات کیے جانے چاہئیں؟

6۔ مدرسے میں خاتون اساتذہ، جسمانی معذور اساتذہ اور ایس سی، ایس ٹی و اقلیتی اساتذہ کو کیا چیالنجس درپیش ہیں؟ اس سلسلے میں تجاویز پیش کیجیے۔

7۔ کس طرح اساتذہ اور متعلقہ افراد میں ایس سی، ایس ٹی، اقلیتی، CWD اور لڑکیوں میں مثبت طرزِ عمل پیدا کرنے کے لیے حوصلہ افزائی جاسکتی ہے؟

8۔ تعلیم سے متعلق اسکیمات پر بہتر عمل آوری کے لیے مختلف وزارتوں/محکمہ جات (جیسے صحتِ عامہ، بہبود، لیبر، ایم ایچ آر ڈی، ایم ایس جے ای، ایم ایم اے اور ایم پی اے) کے مابین ربط و تعلق کس طرح پیدا کیا جاسکتا ہے؟

9۔ طلبہ کے مختلف گروپس کی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے مختلف محکمہ جات اپنی خدمات کس طرح فراہم کرتے ہیں؟

10۔ خاندان، کمیونٹی اور مدرسہ خصوصی توجہ کے مستحق بچوں، لڑکیوں اور ایس سی، ایس ٹی و اقلیتی طلبہ میں مثبت طرزِ عمل پیدا کرنے سلسلے میں کیا رول ادا کرسکتے ہیں؟

11۔ جامع تعلیم کے حصول کے لیے ٹیچرس کی ٹریننگ کے نظام کو مستحکم کرنے کے لیے آپ کی تجاویز کیا ہوں گی؟

12۔ کیا انٹرنٹ ریسورس روم، کتب خانے وغیرہ مدارس میں دستیاب ہیں؟

13۔ CWSN لڑکیوں، ایس سی، ایس ٹی اور اقلیتی طلبہ کے بشمول تمام بچوں میں تدریسی وسائل سے متعلق مسائل کو حل کرنے کے لیے تجاویز پیش کیجیے۔

14۔ قبائلی افراد کے دور دراز علاقوں اور درجِ فہرست ذاتوں کے گروپس کی بستیوں کی نشان دہی کے لیے کیا اقدامات کیے گئے ہیں جنھیں نظر انداز کیا جاتا رہا ہے؟

15۔ اہم مضمون سے متعلق موضوعات کے ساتھ نصاب میں زائد حصوں کو شامل کرنے کے لیے اپنی رائے سے نوازیے؟ (زائد نصاب، روزمرہ کی ہنرمندی،، بات چیت کی صلاحیت، بریل ریڈینگ رائٹنگ اور جسمانی معذوری سے متعلق سرگرمیوں وغیرہ کا نصاب شامل ہے)

16۔ ایسے بچوں کے لیے جنھیں زیادہ توجہ کی ضرورت ہوتی ہے، گھریلو تعلیم سے متعلق تجویز پیش کیجیے۔

11۔ زبان کا فروغ

مختلف گروپوں کے مابین مباحثے کے لیے فہرستِ سوالات

1۔ دستور کے مطابق ابتدائی تعلیم بچے کی مادری زبان میں ہونی چاہیے لیکن آج بھی ہم انھیں ان کی متعلقہ مادری زبانوں میں تعلیم دینے سے قاصر ہیں۔ کیوں؟ کیا اقدامات کیے جائیں کہ بچوں کو ان کی مادری زبان میں تعلیم دینے کو یقینی بنایا جا سکے؟

2۔ ہندوستان ایک ہمہ لسانی اور ہمہ روایتی ملک ہے۔ ستر (1970) کے دہے کے اعداد و شمار کے مطابق اقلیتی، قبائلی اور مختلف گروپ کی زبانوں کے بشمول ملک میں 1652 زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن ان بے شمار زبانوں کے سبب اسکولی تعلیم میں انھیں وہ مقام نہیں دیا جا سکا جس کے سبب یہ زبانیں اپنا مقام کھو رہی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ہمارا بیش قیمت کلچر بھی بری طرح متاثر ہوا ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ ایسی زبانوں کا تحفظ کیا جائے، ہمیں مدرسوں میں درس و تدریس کے دوران کن امور کا خیال ملحوظ رکھا جائے؟

3۔ سہ لسانی فارمولا دراصل ملک میں زبان دانی سے متعلق صورتِ حال سے پیدا ہونے والے چیالنجوں کا سامنے کرنے کی کوشش ہے تاہم آج تک اس پر صحیح جذبے سے عمل آوری نہیں کی جا سکی۔ اس پر موثر عمل آوری کے لیے کیا اقدامات ضروری ہیں؟

4۔ کلاسیکی زبانیں لاطینی، عربی، فارسی، تمل اور سنسکرت اپنی نوعیت میں ایک مقام کی حامل ہیں اور اپنے قواعد و جمالیاتی انداز سے ہماری زندگیوں کو نہ صرف ایک خوش کن رخ دیتی ہیں بلکہ ان کے الفاظ جدید زبانوں میں ضم کیے جاتے ہیں۔ کلاسیکی زبانوں کو فروغ دینے کے لیے زبان دانی کو وسیلہ بناتے ہوئے کیا اقدامات کیے جائیں؟ تجاویز پیش کیجیے۔

5۔ لسانی تعلیم کمرۂ جماعت میں کسی زبان کی تعلیم تک محدود نہیں ہوتی۔ سائنس، سماجی معلومات یا ریاضی کی تدریس کے دوران بھی کسی زبان ہی کا سہارا لیا جاتا ہے۔ زبان دانی کی تدریس کے ذریعے کیا قدم اٹھائے جائیں کہ دیگر مضامین کی موثر تدریس ہو اس لیے کہ مضامین کی تدریس میں زبان ہی کا دخل ہوتا ہے۔ مشورے دیجیے۔

6۔ مقامی طور پر روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کرنے کے مقصد سے لسانی تعلیم میں کیا تبدیلیاں ہونی چاہئیں؟

7۔ کمرۂ جماعت میں مختلف بولیاں بولنے والے طلبہ ہوتے ہیں۔ لسانی تعلیم کی معیاری فراہمی کے لیے ٹیچرس پروفیشنل ڈیولپمنٹ

پروگرامس کے تحت کیا اقدامات کیے جائیں؟ تجاویز رکھیے۔

8۔ NCF2005 کے مطابق تعلیم کے اگلے مرحلوں میں غیر ملکی زبانوں کو شروع کیا جا سکتا ہے۔آپ کے مشورے کیا ہیں؟

9۔ ہمہ لسانی ہمارے ملک میں انگریزی نے بین الاقوامی زبان کی حیثیت اختیار کر رکھی ہے۔ہمیں اس کی تدریس کس مرحلے سے شروع کرنی چاہیے۔اپنی آرا نوٹ کیجیے۔

12۔ جامع تعلیم کا نظریہ، اخلاقیات، کھیل کود، فنونِ لطیفہ، ہنر مندی

اخلاقیات:

سوالات:

1۔ سماجی اخلاقی روایات کے فروغ کو یقینی بنانے بچوں میں اخلاقیات کا فروغ کیسے کیا جائے؟

2۔ کیا آپ کی ریاست میں امن، بھائی چارہ، اقدار کی تعلیم سے متعلق کوئی پروگرام اور اسکیمات روبہ عمل ہیں؟ اگر آپ کا جواب ہاں ہوں تو اس پر عمل آوری کیسے کی جارہی ہے؟

3۔ طلبہ کے مابین اقدار کے فروغ میں ریاستی حکومت، اولیائے طلبہ کمیونٹی، میڈیا وغیرہ کی شراکت داری کو کس طرح یقینی بناتی ہے؟

4۔ مدرسے کے ماحول کو مثالی بنانے کے لیے اقدار پر مبنی کونسے اقدامات یقینی بنائے جائیں؟

5۔ طلبہ میں ان روایات کو فروغ دینے کے لیے آپ کیا منصوبہ رکھتے ہیں؟

6۔ امن و ہم آہنگی اور روایات پر مبنی تعلیم کے لیے ریاستی سطح کے کیا وسائل دستیاب ہیں؟

صحت و جسمانی تعلیم

غور طلب سوالات

1۔ اسکولی تعلیم میں ہیلت اینڈ فزیکل ایجوکیشن کا مطلب صحتِ جسمانی، کھیل کود وغیرہ سے لیا جاتا ہے۔کیا فزیکل ایجوکیشن کے اسی معنی و مفہوم کو جاری رکھا جائے۔اگر نہیں تو کیوں؟ اس نام کا کیا مفہوم لیا جائے۔

2۔ ملک کی اکثر ریاستیں یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ ثانوی تعلیم میں صحت و جسمانی تعلیم کو لازمی مضمون کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔تاہم تحقیقات

سے پتہ چلتا ہے کہ ایسا عملاً نہیں ہو رہا ہے۔اس سلسلے میں موثر عمل آوری کی تجاویز کیا ہو سکتی ہیں؟

3۔ NCF2005 کے تحت صحتِ جسمانی اور کھیل کود اور یوگا سے متعلق نصابی امور کو یک جا کرنے کے سلسلے میں تشویش ظاہر کی گئی ہے۔اس کے پیش نظر ٹیچرس ٹریننگ پروگرام اور نصابی مواد کے فروغ کے لیے کیا قدم اٹھائے جائیں؟

4۔ اسکولی تعلیم میں بچوں میں صحتِ جسمانی اور پیشہ ورانہ صلاحیت وفنونِ لطیفہ اور اخلاقیات کے فروغ کو یقینی بنانے کے لیے کیا حکمتِ عملی ہونی چاہیے۔(طلبہ میں تدریس اور جانچ)

5۔ صحتِ جسمانی اور کھیل کود کے علاوہ اخلاقیات ،فنونِ لطیفہ اور ہنرمندی کے شعبے میں تعلیم وتربیت کے دوران جہاں تک CWSN کا تعلق ہے بچوں میں جنسی امتیاز برتے جانے کی شکایات ہیں۔کسی بھی امتیاز کے بغیر جامع تعلیم دینے کے لیے آپ اپنی تجاویز پیش کیجیے۔

6۔ تیزی سے بدلتے ہوئے ماحول میں صحتِ جسمانی اور کھیل کود کے شعبے کے تحت بلوغیت میں تولیدی اور جنسی صحت (ARSH) کو کیسے یقینی بنایا جاسکتا ہے؟

آرٹس اینڈ کرافٹس

سوال۔1 مدرسوں میں آرٹ ایجوکیشن کی ضرورت کیوں ہے؟

تعلیم میں آرٹس (موسیقی ،رقص ،تھیٹر ،ڈرائنگ ،پینٹنگ ،کوزہ گری ،سنگ تراشی ،فوٹوگرافی ،ڈیزائننگ ،روایتی فنون وغیرہ) بھی ویسے ہی ضروری ہیں جیسے کہ دوسرے مضامین۔ان کے ذریعے ہر بچے میں ذہنی نشو ونما اور ذہنی صلاحیت کے علاوہ جسمانی نشو ونما موثر انداز میں ہوتی ہے۔ثانوی تعلیم کے دوران آرٹس کی تربیت تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہے جس سے ان میں دیگر شہریوں کے لیے کچھ کرنے کے مواقع فروغ پاتے ہیں۔فنونِ لطیفہ سے طلبہ میں کسی فن کو مختلف پہلوؤں سے جانچنے پرکھنے کا موقع ملتا ہے۔ان میں دوسروں کے تئیں احترام ،خیرسگالی ،کھلے ذہن ،خلوص کے جذبے پروان چڑھتے ہیں۔ساتھ ہی ساتھ طلبہ میں خوداعتمادی بھی پیدا ہوتی ہے۔آرٹ اور آرٹ ہسٹری کی مختلف شکلوں سے ان میں وطن اور دنیا کے تاریخی تنوع کا احساس ہوتا ہے۔

سوال۔2 ہندوستان آرٹس اور کرافٹس میں بڑے وسائل کا حامل ملک ہے۔اس پسِ منظر میں مدرسوں کے اندر آرٹس ایجوکیشن کا کیا کردار ہوسکتا ہے؟

(سماج عوام ،کمیونٹی اور مختلف تنظیموں وغیرہ سے بنتا ہے۔ایک سماج میں مختلف گروپس کے عوام ہوسکتے ہیں جیسے گوویے، کوزہ ساز، اداکار، کرافٹس کے ماہر وغیرہ۔انھیں مقامی طور پر جانا پہچانا جاتا ہے اور ان سے میل جول آسان بھی ہوتا ہے۔یہ دیکھا گیا ہے کہ ہمارا نظامِ تعلیم اس طرح کی قابلیت رکھنے والوں کی قدردانی نہیں کرتا۔عام طور پر طلبہ کے اولیا میں ایسے افراد مل جاتے ہیں۔ان افراد کا تعلیم یافتہ

لوگوں کے ساتھ مل بیٹھنا اسکولی تعلیمی نظام کو ایک خوش کن ماحول فراہم کرتا ہے۔مختلف تہذیبی تنظیمیں (سرکاری وغیر سرکاری) جو وزارتِ تہذیب وثقافت کے تحت کام کرتی ہیں (جیسے آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا، اندرا گاندھی نیشنل سنٹر فار آرٹس، سنگیت ناٹک اکیڈمی، زونل کلچرل سنٹرس، نیشنل میوزیم، ساہتیہ کلا پریشد، نیشنل بال بھون، پرسار بھارتی، گندھروا مہاودیالیہ، درپن SPIC MACAY، امنگ، نندیکا روغیرہ) غیر رسمی شعبے میں بہت متحرک ہیں۔یہ تنظیمیں اساتذہ اور طلبہ کے لیے بھی مختلف پروگرام منعقد کرتی ہیں۔ان کے ساتھ اسکولوں کی شراکت داری اچھے نتائج پیدا کریں گی۔

سوال۔3 'کسی طالب علم کے ایک ہمہ جہتی شخصیت میں ڈھلنے اور پروان چڑھنے کے لیے ادب، موسیقی اور آرٹ ضروری ہیں۔' کیا رابندر ناتھ ٹیگور کا یہ مقولہ ثانوی تعلیم کے لیے آج بھی اہمیت رکھتا ہے؟

سوال۔4 بچوں کی فن کارانہ اور اختراعی صلاحیت کا فروغ ہی خود میں ایک آرٹ ہوتا ہے؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ٹیچر ایجوکیشن پروگرام اپنی مختلف شکلوں میں ایسے اساتذہ پیدا کرے گا؟

(آرٹ ٹیچرس کی ٹریننگ اس لیے بھی ضروری ہے کہ اعلیٰ تعلیم کسی شعبے میں مہارت کے فروغ پر مبنی ہوتی ہے۔مطلوبہ ڈگری کی تکمیل کے بعد جب کچھ افراد پیشہ ورانہ ٹیچرس بن جانے کے باوجود تعلیم کے مختلف مرحلوں میں ایک بچے کی ضرورتوں کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔لہٰذا فنونِ لطیفہ کے خصوصی شعبوں میں D.El.Ed,B,Ed, M.Ed. جیسے کورسس کی ضرورت ہوتی ہے) ہم میں سے اکثریت یہ جانتی ہے کہ آرٹس کسی بچے کی تعلیم وتربیت میں اہم رول ادا کرتا ہے۔اس کے باوجود ہم اس بچے کو اس کے پسندیدہ پیشے کو اختیار کرنے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

سوال۔5 میں ہم سے اکثر کا ماننا یہ ہے کہ فنونِ لطیفہ بچے کے اکتساب میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔اس کے باوجود ہمارے بچوں کو ہم آرٹس کے میدان میں اپنا کیریر کی اجازت دینے سے کترا رہے ہیں؟

حیاتی مہارتیں(LIFE SKILLS)

اس شعبے میں قابلِ غور امور

1۔ ہنرمندی(Life skill) سے کیا مراد ہے؟ زندگی کے کسی بھی شعبے میں اس کی کیا اہمیت ہوتی ہے؟

2۔ آپ کی رائے میں وہ کونسی ہنرمندیاں ہیں جو اہمیت رکھتی ہیں اور جنھیں بچوں میں حقیقی زندگی کے مسائل کا سامنا کرنے کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے؟

3۔ ہنرمندی کو ایک فطری نظریے کے طور پر کس طرح فروغ دیا جائے گا اور کسی پس منظر میں اس کا اطلاق کیسے ہوگا؟

4۔ ہنرمندی کو نصابی موضوعات میں شامل کرتے ہوئے ثانوی تعلیم کے دوران طلبہ میں اس کی صلاحیت کیسے پیدا کی جاسکتی ہے؟

5۔ ثانوی تعلیم کے دوران بچوں میں ایسی کسی صلاحیت کے فروغ کے لیے اولیا اور کمیونٹی قائدین کیا رول ادا کر سکتے ہیں؟

6۔ ہم جانتے ہیں کہ شخصیت کے فروغ میں ہنرمندی کی تربیت ایک بچے کے لیے ضروری ہوتی ہے اور اس سلسلے میں ایک استاد اہم رول ادا کرتا ہے لیکن ٹیچرس کے لیے بھی اس سلسلے میں ٹریننگ ضروری ہے۔ طلبہ میں Life Skill سے متعلق تربیت کے لیے اساتذہ میں ایسی صلاحیتیں پیدا کرنے کے لیے ٹیچر ایجوکیشن کے پروگرام کو کس طرح موثر کیا جائے گا؟

13۔ بچے کی صحت پر خصوصی توجہ

شعبے سے متعلق اہم سوالات

1۔ تعلیم کی فراہمی میں بچے کی صحت کو اہمیت کیوں حاصل ہے؟

2۔ بچے کی صحت سے متعلق مسائل کیوں کر حل کیے جائیں اور ثانوی تعلیم کی وساطت سے ماوؤں کو اس مسئلے پر کس طرح توجہ دلائی جائے؟

3۔ طالبِ علم کی کامل صحت کو یقینی بنانے کے لیے اسکول انتظامیہ کیا قدم اٹھائے؟

4۔ بچے کی صحت سے متعلق امور کی تفہیم اور عملی مہارت اساتذہ میں کس طرح پیدا کی جائے؟

5۔ کیا ہر ایک مدرسے میں صحت سے متعلق کوئی کونسلر مقرر کیا جائے؟

6۔ کیا ٹیچرس کو ٹیچر کونسلر کی حیثیت سے ٹریننگ دی جائے؟

7۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ صحتِ جسمانی کے علاوہ دماغی صحت، نفسیاتی صحت اور سماجی صحت بھی ضروری ہے؟

8۔ کسی طالب علم کی جسمانی صحت کے لیے کمیونٹی اور خاندان ثانوی تعلیم کے نظام میں کس طرح شریک کیا جاسکتا ہے؟

9۔ کامل صحت کے لیے کیا روایتی معلومات اور علاج معالجہ کے طریقے فروغ دیئے جاسکتے ہیں؟ اسکولی نصاب میں کیا صحتِ عامہ سے متعلق روایتی علوم کے مواد کو شامل کیا جاسکتا ہے؟

10۔ کس حد تک بچے کی صحتِ عامہ سے متعلق موجودہ طریقے کارگر ہیں؟

11۔ طالب علم کی کامل صحت کے سلسلے میں نصابی اور عملی میدان میں اسکول انتظامیہ کو کیا کچھ کرنا چاہیے؟

12۔ صحتِ عامہ کے مسائل کو جامع طور پر حل کرنے کے لیے صحتِ عامہ اور تعلیم کے شعبوں کو کس حد تک مل جل کر کام کرنے کی ضرورت ہے؟